باب الفتاویٰ

تیسری رکعت میں شامل ہونے والا

سوال :۔ جب جماعت کھڑی ہو جائے اور ایک آدمی تیسری رکعت میں شامل ہو تو کیا اس کی پہلی رکعت شمار کی جائے گی یا تیسری رکعت ہی شمار ہو گی جب کہ امام صاحب کی تیسری رکعت ہے۔

الجواب بعون الوہاب

جب جماعت کھڑی ہو چکی ہو تو بعد میں آنے والے مقتدی کے بارہ میں حکم ہے کہ

ولا تسرعوا فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا۔ (متفق علیہ)
کہ جلدی یعنی دوڑ کر جماعت میں شریک نہ ہو بلکہ آرام سکون سے چلتے ہوئے جماعت میں شرکت کرو نماز کا جتنا حصہ مل جائے وہ امام کے ساتھ مل کر پڑھ لو اور جتنا حصہ رہ جائے اسے پورا کرو۔ اس حدیث میں فاتموا کا لفظ آیا ہے جس کا معنی ہے پورا کرنا اور بعض دوسری روایات میں فاقضوا کا لفظ آیا ہے جس کا معنی ہے قضاء کرنا۔ اس کے باعث اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ مقتدی کی وہ کون سی رکعت تصور ہو گی کیونکہ اتمام آخر سے ہوتی ہے۔ اور قضا فوت شدہ سے اس لئے بعض علماء کے نزدیک وہ اس کی اپنی ترتیب کے لحاظ پر ہو گی یعنی امام کی تیسری

اور مقتدی کی پہلی رکعت مثلاً اور بعض علماء کے نزدیک مقتدی اور امام دونوں کی تیسری رکعت ہے اور سلام کے بعد مقتدی پہلی رکعات (جورہ گئی تھیں) دوبارہ پڑھے گا۔

لیکن راجح مسلک یہ ہے کہ مقتدی کی وہ پہلی رکعت ہو گی یعنی نماز کی ترتیب کے مطابق ہی خواہ امام کی دوسری یا تیسری رکعت ہی کیوں نہ ہو کیونکہ قضاء کا لفظ ادا کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

فاذا قضیت الصلاۃ فانتشروا فی الارض۔ (سورۃ الجمعہ)

کہ جب نماز ادا ہو جائے تو تلاش رزق میں زمین میں پھیل جاؤ۔

تو معلوم ہوا کہ قضا کا معنی ادا کا بھی ہے اور اس طرح فاتموا اور فاقضوا دونوں کا معنی ایک ہو جاتا ہے اور دونوں روایات میں تعارض نہیں رہتا۔ اسی لئے امام صنعانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ

والقضاء یطلق علی اداء الشی فهو فی معنی اتموا فلا مخایرۃ۔ (سبل السلام)

کہ قضاء کا لفظ کسی چیز کے ادا پر بھی استعمال ہوتا ہے تو وہ "اتموا" ہی کے ہم معنی ہے ان دونوں میں مغایرت نہیں۔

اور نماز کی ترتیب بھی مختلط نہیں ہوتی۔ لہذا راجح بات یہی ہے کہ بعد میں جماعت میں شامل ہونے والے کی نماز حسب ابتداء و ترتیب پہلی رکعات سے شمار ہو گی خواہ امام کی جون سی رکعت ہی ہو۔

هذا ماعندنا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔